مطبوعات

قولِ سدید | تالیف۔ شکر اللہ خاں منصور صاحب بی، اے، ایل، ایل، بی۔ ناشر: احمدیہ انجمن اشاعت اسلام احمدیہ بلڈنگس، لاہور۔ صفحات ۴۰۶ قیمت درج نہیں۔ طباعت کا معیار گوارا۔

یہ کتاب اُس طویل سلسلۂ بحث و مناظرہ کی ایک کڑی ہے جو قریب قریب چالیس سال سے مرزا غلام احمد صاحب کے تبعین کے درمیان اس مسئلے پر چھڑا ہُوا ہے کہ مرزا صاحب کا دعویٰ آخر تھا کیا۔ ایک گروہ کے نزدیک ان کا دعویٰ نبوت کا تھا۔ اور دوسرے کے نزدیک۔ مجدد و مہدی اور مسیح موعود ہونے کا۔ یہ کتاب دوسرے گروہ کی طرف سے پہلے گروہ کے خلاف حجت کے طور پر لکھی گئی ہے۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ مرزا صاحب دونوں گروہوں کے لیے کافی وزنی حجتیں چھوڑ گئے ہیں۔ یہ بے چارے اگر قیامت تک بھی اس بحث کا سلسلہ جاری رکھیں تو کم از کم مرزا صاحب کے اقوال و افعال سے تو کوئی کسی پر حجت قائم نہ کر سکے گا۔

مرزا صاحب کی شخصیت "طرفہ تماشا" ہونے کی وجہ سے نفسیات کے ایک طالب علم کے لیے درحقیقت اپنے اندر بڑی دلچسپی کا سامان رکھتی ہے۔ اس کے مطالعہ سے وہ ایک نبی اور ایک "متنبی" کی نفسیاتی کیفیات کا فرق بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ نبوت چونکہ کوئی کسبی چیز نہیں بلکہ وہبی ہے، اور اس کے اقرار و انکار پر ایمان و کفر کا دار و مدار ہوتا ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں کو اس نعمت سے سرفراز فرمایا ہے ان کی بعض نفسیاتی خصوصیات بھی دوسرے لوگوں سے بالکل الگ رکھی ہیں۔ ان صفحات میں یہ موقع نہیں کہ ہم ان کی تفصیل بیان کر سکیں اس لیے یہاں ہم صرف تین چیزوں کا ذکر کر دینے پر اکتفا کرتے ہیں۔

۱۔ انبیاء کی سب سے پہلی نفسیاتی خصوصیت یہ ہے کہ اُن کا ذہن نہایت ہی صاف شفاف ہوتا ہے ہر قسم کی فکری الجھن سے پاک اور منزہ۔ وہاں کی بات واضح اور دوٹوک ہوتی ہے۔ ان کے کلام میں اضطراب کے بجائے وثوق ہوتا ہے۔ وہ نہ ژولیدہ بیان ہوتے ہیں، نہ متضاد باتیں کرتے ہیں، اور نہ دو رُخی بات کیا کرتے ہیں۔ ان کی طبیعت میں سلامت، مزاج میں اعتدال، سیرت میں مضبوطی، اخلاق میں پاکیزگی، معاملات